السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بلاشک وشبہ دعوت کی کامیابی اورلوگوں کے ہاں اس کے قابل ہونے کےلیے یہ ازبس ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف دعوت دینے والوں کا آپس میں تعاون ہو۔سوال یہ ہے کہ اسلامی دنیا میں بھی بہت سی جماعتیں دعوت کا کام کررہی ہیں ۔ہرجماعت کا اسلوب اورطریقہ مختلف ہے اوراس کے ساتھ ساتھ عقیدہ جیسے بہت سے اہم مسائل میں آپس میں اختلاف بھی ہے 'توآپ کے نزدیک ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے اور تعاون کرنے کےلیے کیا ضابطہ ہوسکتے ہیں ؟اس مسئلہ میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کے اختلاف کی موجودگی میں ضابطہ یہ ہے کہ ہم اس کی طرف رجوع کریں 'جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم ۖ فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ﴿٥٩﴾... سورة النساء

''اے مومنو!اللہ اوراس کے رسول کی فرماں برداری کرواور جوتم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اوراگرکسی ابت میں تم میں اختلاف واقع ہو تواگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تواس میں اللہ اوراس کے رسول (کے حکم)کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے کہ اوراس کا انجام بھی اچھا ہے ۔''

اورفرمایا:

وَمَا اختَلَفتُم فيهِ مِن شَىءٍ فَحُكمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللَّهُ ... ﴿١٠﴾... سورة الشورىٰ

''اورتم جس بات میں اختلاف کروتواس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔''

جو شخص عقیدہ یا عمل میں یعنی علمی یا عملی امورمیں راہ راست سے بھٹک جائے 'واجب ہے کہ اس کے سامنے حق کوواضح کردیا جائے ۔اگروہ حق کی طرف رجوع کرلے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کےلیے بہت بڑی نعمت ہوگی اوراگروہ رجوع نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی آزمائش ہوگی ۔ہم پرواجب یہ ہے کہ ہم اس کی غلطی کوواضح کردیں 'جس میں وہ واقع ہوچکا ہے اورمقدور بھراسے اس غلطی سے بچائیں اوراس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس بھی نہ ہو'بلاشبہ اس نے بڑی بڑی بدعات کا ارتکاب کرنے والے کئی لوگوں کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائی اورپھر وہ اہل سنت میں شمار ہوگئے

ہم میں سے بہت سے لوگوں پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ چالیس سال تک فرقہ معتزلہ سے وابستہ رہے 'پھر کچھ عرصے تک قدرے ان سے ہٹے رہے 'اوربالآخرتاویل اوراعتزال کے تمام راستوں کو چھوڑکرسب سے سیدھے راستہ یعنی اہل سنت والجماعت کے مذہب سے وابستہ ہوگئے ۔فالحمدللہ علی ذلک۔حاصل کلام یہ ہے یہ عقیدہ سے متعلق مسائل بہت اہم ہیں ۔اگران میں کوئی کمی ہوتوواجب ہے کہ نصیحت کی جائے جیساکہ علمی امورمیں نصیحت کرنا بھی واجب ہے اگرچہ اہل علم میں زیادہ تر اختلاف ہے مثلاًآگ کے فنا ہونے کا مسئلہ 'عذاب برزخ کا مسئلہ 'میزان کا مسئلہ 'یہ ،مسئلہ کہ کس چیز کا وزن ہوگا اوراس طرح کے دیگر مسائل میں کافی اختلاف ہے لیکن ان مسائل میں اختلاف کا اگرآپ عملی مسائل میں اختلاف سے مقابلہ کریں تو یہ بہت معمولی اختلاف ہوگا وللہ الحمد!بہرحال ہم پر واجب ہے کہ جو شخص بھی علمی یا عملی مسائل میں اختلاف کرے ہم ازراہ نصیحت وہمدردی حق کواس کے سامنے بالکل واضح کردیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص294

محدث فتویٰ